o\Alsera

نام کتاب: مقام محمد□ (قرآن حکیم کے آئینے میں)

مؤلف: ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی

ترتیب: سید عزیز الرحمٰن

صفحات: ۲۳۸

قیمت: درج نہیں

ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی

تبصرہ نگار: پروفیسر علی محسن صدیقی

یہ کتاب پروفیسر سید محمد ابوالخیر کشفی صاحب کی تازہ تصنیف ہے، جسے دارالاشاعت کراچی نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کتاب کا موضوع سیرت سرورکائنات صلی اللہ علی وسلم ہے۔ کتاب کے مقدمے میں مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احادیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جن مباحث سے بحث کی گئی ہے، ان میں اہل ایمان سے پہلا خطاب۔ آدب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو۔ رسالت ونبوت۔ تنذیر وتبشیر۔ شاہد۔ عبدیت۔ رحمۃ العالمین اور کافۃ للناس۔ رفع ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی قسم۔ صاحب خیر کثیر۔ مومنون پر اللہ کا احسان۔ امتیازی تخاطب۔ عبد کامل، ہادی اعظم□، مطاع۔ داعی الی اللہ اور سراج منیر۔ اور راول المومنین صاحب اور اولی جیسے عنوانات کے تحت منفرد موضوعات پر مدلل ومبرہن گفتگو کی گئی ہے۔

آغاز کتاب سے جس کا عنوان پیش گفتار ہے یہ پتا چلتا ہے کہ مصنف علام نے اپنی کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ حیات محمد□۔ دوسرا حصہ مقام محمد۔ اور تیسرا حصہ اخلاق محمد□

Alsera

ہے۔پہلا حصہ حیات محمد □ شائع ہو چکا ہے،حصہ دوم مقام محمد ہمارے زیر مطالعہ ہے،اور کتاب کا تیسرا حصہ زیر تسوید ہے۔یوں کتاب کے تینوں حصے کتاب ''سیرۃالرسول □ قرآن حکیم کے آئینے میں'' کا مکمل مرقع ہوں گے،ہمارا خیال ہے کہ کتاب سیرت کے تین اجزا کے بطور ہے۔اللہ تعالی مصنف کو آخری جز کی تسوید سے جلد فارغ کرے،اور سیرت پاک کی ایک نادر کتاب اسلامی ادب عالیہ میں شامل ہو،جو ''صاحب خیر کثیر'' کے دامن شرف وعز سے وابستگان کے لئے حسنات اخرویہ وبرکات دنیویہ کا سبب بنے۔آمین

پیش گفتار میں پروفیسر کشفی صاحب نے ازراہ انکسار لکھا ہے:

میرے پاس نہ علم ہے نہ وہ سلیقہ جو سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا احاطہ کر سکے، ہاں وہ دل ضرور ہے جو اس اسم گرامی کی تکرار سے دھڑکتا ہے اور اس دھڑکن کو اپنی زندگی سمجھتا ہے۔جن کے مقام کا یہ تذکرہ ہے،ان کا یہ قول دل کی ڈھارس بندھاتا ہے کہ **انما الاعمال بالنیات**

حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسانی علم سیرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوۃ کا احاطہ نہیں کر سکتا،عقل بے سلیقہ ہے اور اس جامعیت کبریٰ کا فہم اس کے دائرۂ سلیقہ سے ماورا ہے۔سیرت نگاری دل کی راہ نمائی اور حب صادق کی ادب نمائی ہی سے ممکن ہے،اور ہمیں یقین ہے کہ یہ رہنمائی اور یہ ادب شناسی پروفیسر صاحب کو ہم دست ہے۔

پروفیسر کشفی کی کتاب حدیث دل ہے،مگر عقل بھی اس کی پشتی بان ہے،اور علم بھی اس کے پہلو بہ پہلو ہے۔میرے اس قول کی واضح نشانیاں کتاب کے قریباً ہر عنوان کے تحت ملیں گی۔کتاب کے بالکل آغاز میں جناب رحمت عالم علیہ السلام کی ''شفاعت'' کا بیان ہے،شفاعت محمدیؐ کے مسئلے پر اشاعرہ اور معتزلہ کے مابین سخت اختلافات ہیں۔معتزلہ جو اپنے کو ''اصحاب العدل والتوحید'' کہتے ہیں شفاعت کو عدل الٰہی کے منافی سمجھتے ہیں۔اہل ایمان گناہ گاروں کی معاصی کی مغفرت کو وہ خدائے بخشندہ وبخشا بندہ کے انصاف وعدل خلاف سمجھتے ہیں، بلکہ ایسے مرتکبین کبائر کو وہ منزل سلام سے خارج گردانتے ہیں،مگر کفر کی منزل سے انہیں دور رکھتے ہیں،جبکہ خوارج ایسے مومنین کو کافر اور واجب القتل سمجھتے ہیں۔اہل السنت (اشاعرہ)اس عقیدے کے قائل ہیں کہ مرتکبین معاصی اہل ایمان کو اللہ تعالی اپنے لطف خاص اور اپنے حبیب صادق کی شفاعت سے بخش دے گا۔کشفی صاحب نے اپنی کتاب میں شفاعت کے جواز پر وقیع عقلی ونقلی دلائل دیئے ہیں۔یوں ان کے ہاں دل کے جلو میں عقل بھی ہے اور علم بھی۔

Alsera

کتاب زیرنظر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے صفاتیہ سے بڑی سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور یہی اسما مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تعین کرتے ہیں، فرائض نبوی کی نشا ندہی کرتے ہیں اور اخلاق محمدی□ کو نمایاں کرتے ہیں، آپ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم ''نذیر'' ہیں اور ''بشیر'' بھی۔ مصنف نے کتاب میں ان دو مناصب سے متعلق بڑی حکیمانہ گفتگو کی ہے۔ انھوں نے ''تنذیر'' کو ''تبشیر'' پر مقدم رکھا ہے، کیونکہ ''انبیائے کرام کی دعوت میں ابتدا میں تنذیر کا رخ نمایاں تر ہوتا ہے، کیونکہ جب تک لوگ شرک، دین آبا اور اپنے رسم و رواج کو ترک نہیں کریں گے نئے راستے پر آغاز سفر نہیں کر سکتے اور نئے راستوں کو اپنانے والے ہی بشارتوں کے مستحق ٹھہریں گے۔ غرض تنذیر کا دامن تبشیر سے بندھا ہوا ہے۔ جو لوگ حقائق سے آگاہ ہو جائیں اور پہلوں کے انجام سے عبرت حاصل کرلیں ان کے لئے مغفرت اور ہر فلاح و فوز ہے، جناب رسول اللہ□ نذیر کامل (نذیر مبین) ہیں اور اس کے ساتھ سراپا رحمت و رافت بھی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہ پر چلنے والے کے لئے آپ ایسی بھی۔ کشفی صاحب لکھتے ہیں:

> نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت مسلمین کو اس دنیا اور آنے والی دنیا کی خوش گواریوں، کامیابیوں اور کامرانیوں کی بشارت دی۔ اس سے بڑی بشارت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس دنیا کی زندگی کا تسلسل کبھی ختم نہ ہونے والی زندگی تک پہنچے۔ اس دنیا میں آدمی اپنے آپ سے مطمئن ہو، دوسرے انسانوں کے لئے حبس کے موسم میں موج نسیم بن جائے۔ اس کائنات کے ہر ذرے کے لئے رحمت کا سبب بنے اور اپنے خالق سے اس کا وہ رشتہ قائم ہو جائے کہ وہ محفوظ بھی ہو اور معلوم کے دائرے میں بھی آجائے۔

کتاب ''مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' میں جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام شہادت (شاہد) مقام عبدیت، رحمۃ للعالمین اور منصب رسالت و نبوت پر بھی اسی انداز سے گفتگو کی گئی ہے، ان تمام مباحث کی نشان دہی بھی اطناب کی متقاضی تھی، اس لئے ہم نے چند مباحث کا ذکر کر دیا ہے۔ کتاب اعلیٰ انشاء کا مثل الی ہے اس لئے ہم نے اس کے مختصر اقتباس بھی تعارف کے طور دیئے ہیں۔ پروفیسر کشفی اس بلند پایہ کتاب کی تسوید و تحریر کے لئے لائق ستائش ہیں اور جس مقدس ذات کی نعت میں انھوں نے یہ محفل سجائی ہے اس کی جانب سے مستحق مغفرت و جزائے خیر کثیر بھی ہیں۔

اس کتاب کے ابواب موقر مذہبی و علمی جریدے ''السیرہ عالمی'' میں بالاقساط شائع ہوتے

Alsera

رہے ہیں، تکمیل کے بعد ''السیرۃ'' کے جوان سال و جوان ہمت فاضل نائب مدیر مولوی حافظ سید عزیز الرحمان سلمہ نے اسے کتابی شکل میں مرتب کیا اور حوالہ جات کی مراجعت و تنقیح کی، یوں کتاب مزید معتبر ہوئی۔ اللہ عزوجل انھیں بھی جزائے خیر دے کہ الدالُ علیٰ الخیرِ کفا علیہ

نام کتاب: خطبۂ حجۃ الوداع

مؤلف: ڈاکٹر نثار احمد

صفحات: ۲۳۶

قیمت: ۱۵۰

ناشر: کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، اردو بازار لاہور

تبصرہ نگار: ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی (کراچی)

پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد نے خطبہ حجۃ الوداع کی تدوین کے ساتھ ساتھ اس کے مختلف پہلوؤں کا جو جائزہ لیا ہے، اور خطبے کے نکات کو جس طرح دستوری دفعات کی صورت میں پیش کیا ہے اس کی وجہ سے یہ مقالہ جو کتابی صورت میں بیت الحکمت لاہور نے شائع کیا ہے ایک علمی کارنامہ بن گیا ہے۔ تاریخی پس منظر اور مکمل تشریح و توضیح جس انداز میں پیش کی گئی ہے اس نے اس تحقیق کو ہر سطح کے پڑھنے والوں کے لئے آسان اور سہل الفہم بنا دیا ہے۔ ہمارے یہاں عام طور پر علمی کتابوں کی زبان اور پیش کش کا انداز اس کے دائرۂ افادہ کو محدود کر دیتا ہے۔ نثار صاحب کا انداز نگارش عہد حاضر کے محاورے کے مطابق ہے، اور اسی لئے آج کے قاری کے لئے افادے کے امکانات بہت وسیع ہو گئے ہیں۔

جب میدانِ عرفہ میں زبان رسالت مآب ﷺ سے یہ خطبہ ارشاد ہو رہا تھا اس کے ساتھ ہی رب کائنات کا یہ اعلان بھی سامنے آیا **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا** قرآن مجید کی تکمیل کے ساتھ ہی یہ خطبہ بھی تکمیل دین کی ایک اور شہادت تھی، ایک بڑے انسانی اجتماع میں جو باتیں کہی جائیں اس کی تفہیم کے لئے اس اجتماع کے موقع اور اہمیت کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ ڈاکٹر نثار صاحب نے خطبے کو پیش کرنے سے پہلے حجۃ الوداع کے سفر کی منازل پیش کی ہیں۔ جس سے سرورِ کائنات ﷺ کے آخری سفر کی روداد بھی سامنے آجاتی ہے۔

ڈاکٹر نثار احمد نے اس منشورِ انسانیت کا تقابل میگنا کارٹا، فرانس کے اعلان حقوقِ انسانی، اور

امریکہ کی دستاویز حقوق سے بھی کیا ہے، اس تقابل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسانی تجربات اور خسران میں مبتلا ہونے کے بعد جس منزل تک صدیوں میں پہنچا ہے، وحی الٰہی اس منزل تک انسانوں کو ایک لمحے میں پہنچا دیتی ہے۔ جن انسانی دستاویزات کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کا بھی اضافہ کر لیجیے تب بھی خطبہء حجۃ الوداع مثالی انسانی کاوشوں سے بہت آگے ہے۔ اس عالمی منشور میں وحدت آدم کی اساس کے ساتھ ساتھ مساوات و عدل کی بنیادیں بھی فراہم کی گئی ہیں، اور انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ خطبہء حجۃ الوداع میں معاملات و اخلاقیات کے ساتھ ساتھ عقائد و عبادات کی ایک دنیا بھی ملتی ہے، جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صرف خشیت الٰہی اور انسانوں کا اللہ سے تعلق ہی انسانی حقوق کی مضبوط اور دائمی ضمانت ہے۔

خطبہء حجۃ الوداع کا یہ مستند متن اور اس کی توضیحات ایک عام مسلمان کی اسلام فہمی میں اضافے کا سبب بھی ہیں اور دوسری طرف حقوق انسانی کو صحیح تناظر میں دیکھنے کی ایک کوشش بھی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس کتاب کی ہمارے علمی حلقوں کے علاوہ عام قارئین میں بھی پذیرائی ہوگی۔

نام کتاب: اسلام، پیغمبر اسلام □ اور مستشرقین کا انداز فکر

مؤلف: ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی

مرتب: آصف اکبر

صفحات: ۳۹۱

قیمت: ۲۵۰

تقسیم کار: کتاب سرائے، فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور

تبصرہ نگار: ڈاکٹر عبدالحی ابڑو (اسلام آباد)

مستشرقین کی اصطلاح ان اہل قلم کے لئے استعمال ہوتی ہے جن کا تعلق تو مغرب سے ہے، مگر ان کی علمی و مطالعاتی دلچسپیاں مشرق کی قوموں، تہذیبوں اور مذہبوں سے ہیں، اور گزشتہ کئی صدیوں اور بالخصوص انیسویں صدی کے بعد انہوں نے مشرق کے بارے میں مغربی زبانوں۔ اطالوی، انگریزی، ڈچ، جرمن، فرانسیسی اور ہسپانوی وغیرہ، میں کمیت اور کیفیت ہر دو لحاظ سے قابل ذکر کام کیا ہے۔ مستشرقین کا گروہ اپنے زاویہ نظر کے اعتبار سے کوئی باہم متجانس گروہ نہیں ہے۔ اس میں ایسے اہل قلم شامل ہیں جو اول و آخر مسیحی ہیں اور پیشے کے اعتبار سے پادری ہیں۔ انہوں نے مسیحیت کو مشرق میں فروغ دینے کے لئے اپنے

Alsera

حریف، یعنی اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور وہ اسلام کی خوبیوں کو تسلیم کرنے کے لئے کسی صورت تیار نہیں، گو وقت کے ساتھ ان کے انداز اظہار میں زیادہ تحقیق اور مذمت کے بجائے الفاظ کی حد تک ملائمت آگئی ہے۔ مستشرقین میں وہ لوگ بھی ہیں جو سرے سے کسی الہامی ہدایت کے قائل نہیں اور مذہب کو انسان کی تخلیق خیال کرتے ہیں۔ یہ لوگ اسلام کے لئے اگر زم گوشہ نہیں رکھتے تو انہیں مسیحیت یا یہودیت سے بھی پیار نہیں۔ مستشرقین میں ایک چھوٹا سا وہ گروہ بھی ہے جو محض علمی لگن کے تحت اسلام کا مطالعہ کرتا ہے اور اس کی بے تعصبی کبھی کبھی اکا دکا مستشرقین کے حلقۂ اسلام میں داخل ہونے پر منتج ہوتی ہے۔

گزشتہ دو اڑھائی صدیوں میں استشراق کی روایت مضبوط سے مضبوط تر ہوئی ہے اور مستشرقین میں سے بعض نے اسلام کے بارے میں مغربی دنیا کے مذہبی اور تہذیبی تعصبات، ان کی تاریخ اور اسباب پر روشنی ڈالی ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے ماضی کے اپنے ہم پیشہ قلم کاروں کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔ اس سلسلے میں فلپ کے حتی، فارمن ڈینیل اور میکسم روڈنسن وغیرہ کی تحریریں قابل ذکر ہیں۔

برصغیر میں مسلم اہل دانش کو انیسویں صدی میں اپنے وقت کے بعض ان مستشرقین سے واسطہ پڑا تھا جو نوآبادیاتی مفادات کی خاطر اس خطے میں آئے تھے اور حساس مسلم اہل دانش نے ان کے خیالات، بلکہ غلط فہمیوں کے تدارک کے لئے اپنی سی کوششیں کی تھیں۔ سرسید احمد خان کے دینی افکار سے قطع نظر، سر ولیم میور کی ''دی لائف آف محمدؐ'' کے جواب میں ان کی نامکمل تالیف ''الخطبات الاحمدیہ فی السیرۃ المحمدیہ'' اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ علامہ شبلی نعمانی نے جب ''سیرۃ النبی'' کی داغ بیل ڈالی تو ان کے پیش نظر وہ جملہ اعتراضات و اشکالات بھی تھے جو مستشرقین کی جانب سے اسلام اور آقائے دو جہاں □ کی حیات مطہرہ کے بارے میں سامنے آئے تھے اور انہوں نے سیرت پر لکھنے والے مستشرقین کی ایک طویل فہرست بھی کتاب کے دیباچے میں فراہم کر دی تھی۔ وہ سیرت النبی لکھتے ہوئے ہی مستشرقین کے اعتراضات و اشکالات یا غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کی تردید ہی نہ کرنا چاہتے تھے، بلکہ سیرۃ کی ایک جلد مستقل بالذات مستشرقین کے اعتراضات کے حوالے سے لکھنے کی خواہش بھی رکھتے تھے۔ ماضی قریب میں انگریزی زبان میں پروفیسر ظفر علی قریشی، ڈاکٹر جبل بابین اور پروفیسر مہر علی نے سر ولیم میور، مارگولیتھ اور منٹ گمری واٹ جیسے سیرت نگاروں کی تالیفات کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے۔ اردو میں پروفیسر احسان الحق اور حال ہی میں پیر کرم شاہ نے اپنی تالیفات سیرت میں مستشرقین کی متعصبانہ کاوشوں پر نقد کیا ہے۔

مسلم اہل دانش کے اس کام میں تازہ ترین اضافہ ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی (۱۹۲۶ء۔۱۹۹۲ء)

Alsera

کا تحقیقی مقالہ ہے جو انہوں نے ۱۹۸۶ء میں جامعہ کراچی میں ڈاکٹریٹ کی سند کے لئے لکھا تھا، جسے ڈاکٹر صاحب مرحوم کے لائق فرزند جناب آصف اکبر نے مناسب ترتیب و تدوین کے ساتھ ''اسلام، پیغمبر اسلام □ اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر'' کے عنوان سے پیش کیا ہے۔ مرحوم مقالہ نگار نے سترہویں سے انیسویں صدی تک کے ان مستشرقین کے افکار و خیالات کا جائزہ لیا ہے جو بنیادی طور پر اسلام مخالف ہیں اور اپنے مذہبی، تہذیبی اور نو آبادیاتی مفادات کے لئے اسلام اور مسلمانوں کے افکار کو ہدف بنائے ہوئے تھے۔ جناب مرتب کے الفاظ میں:

> اس مقالے میں مستشرقین مغرب کے (متعصبانہ) طرز عمل کو موضوع بنایا گیا ہے، تاکہ شکوک میں مبتلا اہل مغرب، مرعوبیت کے مارے مغربی تعلیم یافتہ مسلمان اور بے چارگی کے شکار مسلمان علما پر مستشرقین کی سوچ، ان کے مقصد اور طریق کار کو واضح کیا جا سکے اور یہ بات کھل کر سامنے آئے کہ مستشرقین کی تحریروں میں علم کی پیاس، حق کی تلاش اور پیشہ وارانہ دیانت داری کس حد تک عنقا ہے اور ان کے پھیلائے ہوئے شکوک و شبہات کی اصل کیا ہے۔

کتاب ان چھ ابواب میں منقسم ہے: ۱۔ مغرب کا پس منظر، ۲۔ ریاست اسلامیہ کی توسیع اور عہد وسطیٰ کا مغرب، ۳۔ مغرب کا ردعمل، ۴۔ مستشرقین، ۵۔ سترہویں تا انیسویں صدی کا مشترکہ انداز، ۶۔ حاصل کلام۔

جناب مصنف نے پہلے تین ابواب میں تاریخی پس منظر میں مغرب اور ابھرتی ہوئی اسلامی ریاست کا تذکرہ کیا ہے اور اسلامی ریاست نے مغرب کی رومن ایمپائر اور اس کی مذہبی قیادت کے لئے جو نفسیاتی، مذہبی اور اقتصادی مسائل پیدا کئے ہیں، ان پر روشنی ڈالی ہے۔ اس پس منظر میں مغرب نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جو متعصبانہ زاویہ اختیار کیا، اسے پیش کرتے ہوئے دونوں کے درمیان تصادم اور ٹکراؤ کا ذکر کیا ہے۔

مؤلف نے انتہائی جزرسی سے مستشرقین کے انداز فکر کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے اور استشراق کی تمام سلبی، تخریبی اور منفی کارروائیوں کے آغاز و ارتقا کو بڑے سلیقے اور فنی پختگی کے ساتھ سامنے لائے ہیں۔

مؤلف بنیادی طور پر انجینئر تھے۔ بڑی عمر میں انہوں نے بڑی محنت کے کام لے کر خدمت

o\Alsera

دین کے جذبے سے پہلے اسلامیات میں ایم اے کیا اور پھر پی ایچ ڈی کے لئے زیر نظر اعلیٰ تحقیقی مقالہ تیار کیا۔ ان کے کاوش اور عرق ریزی کا تذکرہ ان کے صاحبزادے اور مرتب کتاب جناب آصف اکبر نے ''ڈاکٹر سید عبدالقادر جیلانی مرحوم: عزم و عمل کی داستان'' کے عنوان سے تمہیدی گفتگو میں کیا ہے، جنہوں نے مصنف کی وفات کے بعد ان کی تمنا کو پورا کرتے ہوئے کتاب کی ترتیب اور طباعت و اشاعت کی سعی کی ہے اور تمام مراحل کو احسن انداز سے تکمیل تک پہنچایا۔

کتاب کے مطالعے سے اسلام کے بارے میں مغرب کے ذہن اور مستشرقین کی چالوں کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس سے مسلم اہل علم کو تحریک ہوتی ہے کہ سنجیدگی سے مغرب کے اشکالات کا جائزہ لیا جائے اور الزامات کا دلیل سے رد کیا جائے۔ شاید اس طرح کم از کم معصوم اہل مغرب کو اپیل کی جا سکے اور تعصب و عناد اور ضد سے خالی اذہان کے شبہات کو رفع کیا جا سکے۔ بلاشبہ زیر نظر کتاب اس سلسلے کی عمدہ کاوش ہے۔ اکا دکا فنی کمزوریوں کی اس کے محاسن اور خوبیوں کے آگے کوئی وقعت نہیں۔ مرتب کتاب نے بھی عمدگی، سلیقے اور نفاست سے خود کتاب کی مشقی کتابت کی اور عمدہ طباعت، اعلیٰ کاغذ اور خوب صورت رنگین ٹائٹل اور جلد سے اس کے ظاہری حسن کو دو چند کر دیا، جس پر وہ بجا طور پر ہدیہ تبریک کے لائق ہیں۔

نام کتاب: تعلیمات نبوی □ اور آج کے زندہ مسائل

مؤلف: سید عزیز الرحمٰن

صفحات: ۴۰۰

قیمت: ۲۴۰

ناشر: القلم: فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر ۲، کراچی۔ فون: 0300-2257355

ملنے کا پتہ: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی

تبصرہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد

زیر نظر کتاب، اس کے مؤلف جناب عزیز الرحمٰن صاحب کے ان مطبوعہ ایوارڈ یافتہ سات مقالات کا مجموعہ ہے جنہیں موصوف نے (۱۹۹۶ء تا ۲۰۰۴ء) وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ قومی سیرت کانفرنسوں میں پیش کیا۔ چونکہ وزارت کی طرف سے سالانہ قومی کانفرنسوں کے مرکزی موضوع کا انتخاب وقت، حالات اور مسلم امہ کو درپیش مسائل کے حوالے سے کیا جاتا ہے، تاکہ تحقیقی موضوع کی مناسبت سے حضور اکرم □ کے اسوۂ حسنہ سے مستفید ہو کر قوم کی رہنمائی فرمائیں۔ اس

لئے زیر تبصرہ کتاب کا عنوان ''تعلیمات نبوی ﷺ اور آج کے زندہ مسائل'' سیرت کانفرنسوں کے مقاصد سے مربوط و ہم آہنگ ہے اور اس کا مواد موضوعات کا سیر حاصل مطالعہ پیش کرتا ہے۔

کتاب میں سات مقالات ہیں، جو اگرچہ وزارت کی مطبوعہ رودادوں میں اور متفرق طور پر الگ بھی شائع ہو چکے ہیں تاہم اب افادۂ عام کی خاطر انھیں یکجا کتابی شکل میں جناب مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی کی تحریک پر شائع کیا گیا ہے۔ ان مقالات کے موضوعات بالترتیب یہ ہیں: ۱۔ تعمیر شخصیت و فلاح انسانیت اطاعت رسول اور سیرت طیبہ کی روشنی میں، ۲۔ استحکام پاکستان کے لئے بہترین رہنمائی سیرت طیبہ سے حاصل ہو سکتی ہے، ۳۔ عدم برداشت کا قومی اور بین الاقوامی رجحان اور تعلیمات نبوی ﷺ، ۴۔ بے لاگ احتساب سیرت طیبہ کی روشنی میں، ۵۔ پاکستان کے لئے مثالی نظام تعلیم کی تشکیل تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں، ۶۔ نئے عالمی نظام کی تشکیل اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں، ۷۔ عصر حاضر میں مذہبی انتہاپسندی کا رجحان اور اس کا خاتمہ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں۔

کتاب میں شامل تمام مقالات چونکہ سالانہ قومی کانفرنسوں میں ملک بھر کے محققین، علما اور فضلا کے سامنے پیش کیے جا چکے ہیں، ارباب اقتدار سے ایوارڈ اور صاحبان علم و فن سے داد تحسین حاصل کر چکے ہیں، نیز ان کا پیش لفظ محترم ڈاکٹر غلام مصطفی خان صاحب قبلہ کی دعا سے معمور (ص ۱۷)، محترم ڈاکٹر محمود احمد غازی کے فکر انگیز مقدمے سے مزین (ص ۱۹)، اور برادر بزرگ ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی کے چشم کشا خلاصۂ کتاب اور خیال افروز تبصرے سے آراستہ اور جناب پروفیسر عبدالجبار شاکر صاحب کے تعارف سے مرصع ہیں، اس لئے مقالات کی وقیع حیثیت و اہمیت اور علمی حلقوں میں ان کی پذیرائی میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ بنابریں یہ کتاب فی الحقیقت مزید تبصرے کی محتاج نہیں۔

کتاب کے مضامین کا جامع خلاصہ برادر معظم ڈاکٹر کشفی نے معنی خیز ترتیب، متنوع، متوازن تشریح اور ندرت فکر کے ساتھ پیش کر کے اس طرح دریا بہ کوزہ کر دیا ہے کہ اگر کسی کو پوری کتاب پڑھنے کی فرصت میسر نہ ہو تو اس کے لئے یہی کشف کفایت کر جائے گا۔ اسی حقیقت کے پیش نظر یہ خیال آتا ہے کہ اگر کتاب ہذا میں مقالات کی موجودہ ترتیب (جو سیرت کانفرنسوں کے انعقاد کی تاریخ و ترتیب سے ہم آہنگ، ۸ سال کے عرصے پر محیط ہے) ترک کر کے مضامین کی معنویت اور ان کے مابین ارتباط کی رعایت سے کر دی جاتی (یا آئندہ ایڈیشن میں کر دی جائے) تو کتاب کی نظری و فکری افادیت دو چند ہو

Alsera

جاتی۔ جس کا نمونہ جناب کشفی نے اپنی تحریر (ص۲۴ تا ۲۷) میں پیش کر دیا ہے۔ بہر حال موجودہ صورت میں بھی کتاب صورت وسیرت، ظاہر و باطن میں دل پذیر ہے۔

کتاب ہذا اچھی خاصی ضخیم ہے اصل مقالات اور ماقبل متعلقات سمیت ایک کم چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ تحریر میں سادگی، شائستگی ہے۔ انداز بیان دوستانہ اور معصومانہ ہے، جیسے مخاطب سے گفتگو ہو رہی ہے مگر بایں طور کہ وہ نہ خائف ہے اور نہ فکر مند۔ تمام مقالات سیر حاصل بحث کے حامل اور طویل ہیں۔ پہلا مقالہ (ص۳۷) سب سے زیادہ مفصل ۶۵ صفحات پر مشتمل اور چوتھا مقالہ (ص۲۰۵) سب سے مختصر ۳۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ مطالعہ کے دوران یہ بات البتہ کھٹکتی ہے کہ مرکزی جلی عنوانات کے تحت ذیلی عنوانات کی بھر مار ہے۔ تقریباً ہر ایک دو پیراگراف کا ایک عنوان الگ ہے جو قاری کے تسلسل و ارتکاز ذہنی کو متاثر کرتا ہے۔ فہرست (کتاب) میں بھی ان متنوع عنوانات کا اندراج ۱۰ صفحات میں پایا جاتا ہے۔ اصل عنوانات کل سات ہیں لیکن ذیلی عنوانات ۱۹۸ ہیں یعنی ہر مقالہ میں اوسطاً ۲۸، ۲۸ عنوانات سے سابقہ پیش آتا ہے۔ امید ہے فاضل مؤلف آئندہ ایڈیشن میں ان معروضات پر غور فرمائیں گے۔

نام مجلہ: معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی، گرما ۲۰۰۴ء۔ خصوصی شمارہ سیرت رسول □

مدیر اعلیٰ: پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید

صفحات: ۲۹۲

ناشر: کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی

تبصرہ نگار: ملک نواز احمد اعوان

برعظیم میں سیرت طیبہ کے موضوع پر مجلات کی خصوصی اشاعتوں کی روایت کافی قدیم ہے۔ اور اس سلسلے میں بعض اشاعتوں نے تو اس قدر شہرت حاصل کی کہ وہ بار بار شائع ہوئیں بلکہ آج تک شائع ہو رہی ہیں۔ یہ مجلہ بھی سیرت طیبہ کے موضوع پر اردو، عربی اور انگریزی میں مختلف مضامین کا مجموعہ ہے۔

ہمارے ہاں جامعات میں خصوصاً دینی علوم کے شعبہ جات میں تحقیقی کام کا جو معیار اور اس کی جو نوعیت ہے وہ سب کے علم میں ہے۔ ایسے میں کسی مجلے کا کسی بھی طور سیرت طیبہ کے موضوع پر اشاعت کا اہتمام کرنا ایک اچھی روایت ہے۔

اس مجلے کے اہم مضامین یہ ہیں۔ آبائے رسول □ / پروفیسر علی محسن صدیقی۔ ہجرت کیا

ہے؟/ ڈاکٹر نثار احمد۔ مقام محمد ﷺ: محمد احادیث کی روشنی میں/ ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی۔ قرآن مجید کا جمالیاتی اسلوب اور سیرت نبوی ﷺ / پروفیسر ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری۔ اسلام کا نظام تعلیم اور ہمارے لئے ہدایت: تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں/ حافظ سید فضل الرحمٰن۔ رسول کریم ﷺ کی ازدواجی زندگی: اعتراضات کا جائزہ/ مولانا ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی۔ مذہبی اعتدال پسندی اور نبوی تعلیمات/ سید عزیز الرحمٰن۔

مجلّہ معیاری طباعت، عمدہ کاغذ اور سادہ سرورق کے ساتھ منظر عام پر آیا ہے۔

نام کتب: آفتاب نبوت ﷺ کی ضیاء پاشیاں۔ روئے زیبا ﷺ کی تابانیاں۔ جمال محمد ﷺ کا دل ربا منظر۔ ماہتاب نبوت ﷺ کی ضَوافشانیاں

مؤلف: مولانا عبدالقیوم حقانی

صفحات: بالترتیب: ۲۰۲۔ ۱۵۶۔ ۲۰۶۔ ۲۱۰

قیمت: ۱۲۰ روپے فی جلد

ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد ضلع نوشہرہ، سرحد، پاکستان

تبصرہ نگار: محمد عرفان الملانی

مولانا عبدالقیوم حقانی کی کتاب شرح شمائل ترمذی اس سے قبل دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ جس پر مفصل تبصرہ ان صفحات میں (السیرہ شمارہ ۱۲) اس سے قبل آچکا ہے۔ درج بالا کتب اسی شرح کا حصہ ہیں۔ جنہیں قارئین کی سہولت کی خاطر فاضل مؤلف نے موضوعات کی ترتیب سے علیحدہ علیحدہ شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ چنانچہ پہلی کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے کھانے پینے کے معمولات کے متعلق شمائل ترمذی کی ۱۱۷ احادیث کی تشریح بیان کی گئی ہے۔ دوسری کتاب میں آپ ﷺ کے لباس، گزراوقات کے انداز اور آپ ﷺ کے فقر واستغنا کے ساتھ ساتھ بعض دیگر موضوعات پر ۱۴۸ احادیث کی مفصل تشریح بیان کی گئی ہے۔ تیسری کتاب میں آپ ﷺ کے چہرہ انور، آپ کے جمال وکمال اور بعض دیگر موضوعات پر ۱۲۲ احادیث کی شرح ہے۔ اور چوتھی کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے استعمال کی بعض چیزوں اور نشست وبرخاست کے حوالے سے شمائل ترمذی کی ۱۶۰ احادیث کی توضیح وتشریح کی گئی ہے۔

چاروں کتب معیاری طباعت کے ساتھ شائع ہوئی ہیں۔